مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی
استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا نندوربار انڈیا

# اعتکاف: فضائل ومسائل

**اعتکاف کیا ہے؟**

اعتکاف عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی ٹھہرنے اور اپنے آپ کو روک لینے کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں روزہ دار کا جماعت والی مسجد کے اندر بہ نیت اعتکاف اپنے آپ کو مخصوص چیزوں سے روکے رکھنے کا نام ہے۔ (کتاب التعریفات: ۲۷)

**ثبوت اعتکاف از قرآن:**

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ولا تباشروهن وانتم عٰكفون في المسٰجد ۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷) ترجمہ :اوران بیبیوں (کے بدن) سے اپنا بدن بھی (شہوت کے ساتھ) مت ملنے دو جس زمانہ میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو، جو کہ مسجدوں میں ہوا کرتا ہے، آیتِ مذکورہ اعتکاف کے معنی شرعی پر صراحتاً دال ہے۔

**ثبوت اعتکاف از حدیث:**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام شب بیدار رہتے تھے، اپنے اہل کو بھی بیدار کرتے تھے اور عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ (الصحیح لمسلم: ۱/۳۷۲، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد في العشر الاواخر)

**فضیلتِ اعتکاف:**

جو شخص خلوص کے ساتھ رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور دو حج اور دو عمرہ کا ثواب ملتا ہے، نیز چالیس دن تک سرحدِ اسلام کے محافظ کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور جو چالیس دن تک سرحدِ اسلام کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دیتا ہے جیسا کہ نومولود بچے کا حال ہوتا ہے۔ (بہشتی زیور: ۳/۷۴)

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ معتکف بحالتِ اعتکاف گناہوں سے باز تو رہتا ہی ہے

لیکن (مسجد سے نہ نکلنے کی وجہ سے) جن حسنات سے وہ محروم رہتا ہے وہ تمام حسنات بفضل الٰہی اس کے ذخیرۂ حسنات میں جاری رہتی ہیں۔(سنن ابن ماجہ: ۱۲۷) حدیث مذکور میں اعتکاف کے دو مخصوص فائدے بیان کیے گئے ہیں:

(۱) معتکف بوجہ اعتکاف سیئات سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

(۲) بہت سے اعمال صالحہ جیسا کہ مریض کی عیادت، جنازہ میں شریک ہونا، اعزاء واقرباء کے ساتھ ہمدردی وغم خواری اور دیگر اعمال صالحہ جو اعتکاف کی وجہ سے ترک ہو جاتے ہیں، ان کا اجر وثواب بلا عمل کے ملتا رہے گا۔ واللہ اکبر!

نیز معتکف فرض نماز با جماعت کا ثواب بھی حاصل کرتا رہتا ہے، بایں طور کے معتکف فرض نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد دوسری فرض با جماعت نماز کے انتظار میں رہتا ہے، تو اس کو ہمہ وقت فرض با جماعت ادا کرنے کا ثواب ملتا رہے گا، اور رمضان المبارک کی فضیلت الگ ہے، اگر ظاہری حساب کیا جائے تو یہ ہوسکتا ہے کہ اعتکاف اکثر جامع مسجد میں ہو، جہاں ایک رکعت کا پانچ سو رکعات کے برابر ثواب ملتا ہے، تو چار رکعات کا ثواب ۵۰۰×۴=۲۰۰۰ دو ہزار، اور جماعت کا ستائیس گنا ثواب ہوتا ہے، اس لئے ۲۰۰۰×۲۷=۵۴۰۰۰ چون ہزار پھر رمضان شریف میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا ہوتا ہے تو ۵۴۰۰۰×۷۰=۳۷۸۰۰۰۰ سینتیس لاکھ اسی ہزار، تو خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ معتکف کو ہر وقت سینتیس لاکھ اسی ہزار فرض پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے، اور اللہ جل شانہ کی رحمت کا کیا ٹھکانہ ہے، صرف چار رکعات ہی سے خوش ہو جائیں، تو قیامت کے دن میزانِ عمل کے پڑلے کو بھر دیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ اعتکاف کی اہمیت وعظمت اور قدر وقیمت ہمارے قلوب واذہان میں پیدا فرمائیں اور امتثالِ اعتکاف سنت کی توفیقِ ارزانی نصیب فرمائیں۔ آمین!

<u>حکمت اعتکاف مع وجہِ مشروعیت:</u> حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں "کہ مسجد میں اعتکاف کرنا یعنی سب سے کٹ کر اور سب سے ہٹ کر اپنے مالک کے آستانہ پر جا پڑنا، جمعیتِ خاطر کا سبب ہے، دل کی صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے، اس سے عبادت کیلئے یکسوئی حاصل ہوتی ہے، اعتکاف ملائکہ سے مشابہت پیدا کرنے کا بہترین وسیلہ بھی ہے، اور اس میں شب قدر کی تلاش میں لگ جانا بھی ہے، اسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف پسند فرمایا ہے، آپ ﷺ ہر سال اہتمام سے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے اس کو مسنون کیا ہے۔" (حجۃ اللہ البالغۃ: ۹۷) نیز اعتکاف اپنی روح اور اصل کے اعتبار سے مقاصدِ صوم کی تکمیل، اور ہر طرف سے یکسو ہو کر اللہ سے لو لگانا، اور اپنا تعلق وابستہ کرنا ہے۔

<u>معتکف کی مثال:</u> معتکف کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو مولائے کریم کی چوکھٹ پر اپنا سر رکھ دے اور یوں گویا ہو کہ اے میرے رب! اے میرے رب! ایک نہایت گنہگار بندہ جس نے دنیا کا کوئی گناہ نہیں چھوڑا، آپ کے

دروازے پر آیا ہے، آپ معاف فرمادیں یا گرفت فرمائیں، آپ کے در کے سوا اس کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہے، اگر چہ میرا جیسا اور کوئی ذلیل وخوار نہیں ہے، مگر اے کریموں کے کریم! آپ جیسا کوئی کرم فرمانے والا اور معاف فرمانے والا بھی کوئی نہیں ہے، اس لئے جب تک آپ میری مغفرت و بخشش نہ فرمادیں اور رحم و کرم عفو و کرم کا معاملہ نہ فرمائیں، میں اپنا سر نہ اٹھاؤں گا، گویا وہ یوں کہتا ہے ؎

کھٹکھٹاتا ہوں تیری چوکھٹ میں کیا ٹھکانہ گر نہ دے مہمات تو
گو کثیر المعصیت انسان ہوں میں ہے مگر رحمٰن مخلوقات تو
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اگر حقیقتِ حال دل یہی ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ کریم سے قوی ترین امید ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمادے ، کیوں کہ رحمتِ الٰہی بہانہ می جوید بہانمی جوید۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے در تیری رحمت کے ہیں ہردم کھلے
خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے حال کہ آگ لینے کو جائیں تو پیمبری مل جائے

اگر ہم حصولِ فضیلتِ اعتکافِ سنت کی خاطر دنیا ومافیہا سے منقطع ہوکر آستانہ خداوندی پر جا پڑے تو حصول نوازشاتِ الٰہی ورحمتِ الٰہی کے سلسلہ میں کیا تأمل وتردد ہوسکتا ہے۔

مذکورہ بالا معروضات سے پتہ چلا کہ اعتکاف اپنی مغفرت و بخشش کرانے، خدا کو راضی کر لینے اور جنت الفردوس حاصل کرنے کا آسان اور بہترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمام مسلمانوں کو اس آسان اور بہترین عبادت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں!

**اقسام اعتکاف:** اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) سنت (۳) مستحب۔

(۱) اعتکاف واجب: اگر کسی شخص نے نذر و منت مانی خواہ وہ نذرِ مطلق ہو یا مقید، اسے اعتکاف واجب کہتے ہیں، نذرِ مطلق کی مثال یہ ہے کہ بندہ کہے کہ میں حصولِ رضائے الٰہی کے خاطر ایک روز یا سہ روز کا اعتکاف کروں گا۔ اور نذرِ مقید کی مثال یہ ہے کہ بندہ کہے کے میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا۔

(۲) اعتکافِ سنت: رمضان المبارک کے اخیر عشرے میں اعتکاف کرنا اعتکافِ سنت کہلاتا ہے، اور یہ اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایۃ ہے، اگر کسی ایک شخص نے بھی اعتکاف کرلیا تو سب اہل محلہ بلکہ اہل شہر کی طرف سے کافی ہوگا، اور کسی نے بھی نہیں کیا تو سب ترکِ سنت کی وجہ سے گنہگار رہوں گے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیس رمضان المبارک کو

بعداز عصر قبیل از غروبِ آفتاب بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں داخل ہو جائے اور انتیس رمضان المبارک بعداز رؤیتِ ہلال یا تیس تاریخ کو بعداز غروبِ آفتاب واپس آجائے۔

(۳) اعتکاف مستحب: اس کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اور نہ پورا دن شرط ہے جتنا چاہے حسبِ گنجائش کرسکتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت صرف اعتکاف کی نیت کرلے جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا اور جب مسجد سے نکل جائیگا تو اعتکاف ختم ہو جائے گا، یہی امام محمدؒ کا قول ہے جو مفتی بہ ہے۔ (ردالمحتار :۳/۴۳۰/۴۳۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

<u>شرائطِ اعتکاف:</u> اعتکاف کے صحیح ہونے کے لئے مسلمان اور عاقل ہونا، نیت، مرد کا جنابت اور عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا، نیز ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا جس میں پنج وقتہ نماز ادا کی جاتی ہو شرط ہے، اعتکاف واجب وسنت کے ساتھ روزہ رکھنا بھی لازم وضروری ہے۔ (بدائع الصنائع :۳/۵، کتاب الاعتکاف)

## <u>مسائل اعتکاف:</u>

### <u>اعتکاف عشرۂ اخیرۂ رمضان سنتِ مؤکدہ وکفایہ ہے:</u>

(۱) مسئلہ: اعتکاف جملہ محلے والوں کیلئے سنت مؤکدہ کفایہ ہے، اگر تمام محلے والوں کی طرف سے ایک شخص بھی اعتکاف کیلئے بیٹھ جائے تو جملہ محلّہ والوں کا ذمہ فارغ ہو جائے گا' لیکن اگر پورے محلّہ میں سے کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کیلئے نہ بیٹھے تو تمام محلّہ والے گنہگار ہونگے (فتاوی حقانیہ: ۴/ ۱۹۷) قال ابن عابدینؒ: "(وسن مؤكدا) أى استينانًا مؤكدًا بمعنى انه طلب طلباً مؤكداً زيـــادة على بقية النوافل، و لهذا كانت السنة المؤكدة قريبة من الواجب فى لحوق الاثم. كما فى البحر . و يستوجب تاركها التضليل واللوم كما فى التحرير". (ردالمحتار ۲/ ۴۵۱ كتاب الصلوة، باب الوتر، مطلب فى السنن والنوافل)

قال العلامة محمد عبد الحىؒ والصحيح الذى عليه جمهور الفقهاء هوانه سنة مؤكدة فى العشر الاواخر من رمضان على سبيل الاستيعاب كفاية على اهل كل بلدة. (حاشية الهداية مع الدراية ۱/ ۲۰۹ كتاب الصوم، باب الاعتكاف)

<u>بوقتِ ضرورت اعتکاف سے نکلنا:</u> (۲) مسئلہ: جان ومال یا کسی ممکنہ یقینی خطرہ کی وجہ سے اعتکاف کو چھوڑنا جائز ہے ایسی حالت میں ضرورت شدیدہ کی وجہ سے اگر معتکف باہر جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا لیکن گنہگار نہ ہوگا تاہم اگر مسجد سے انہدام کی وجہ سے یا جبراً مسجد سے نکالے جانے کی صورت میں فوراً دوسری مسجد میں داخل ہو جائے تو اعتکاف برقرار رہے گا۔ قال العلامة الحصكفىؒ: "واما مالايغلب كإنجاء غريق وانهدم مسجد فمسقط

لـلإثـم لا للبطلان، و إلا لكان النسيان أولى بعدم الفساد كما حققه الكمال خلافا لمافصله الزيلعي وغيـره". قـال ابـن عابدينؒ : تحت قوله: "(خلافالمافصله الزيلعي ) حيث جعل الخروج لعيادة المـريض و الجنازة وصلوتها وإنجاء الغريق و الحريق و الجهاد إذا كان النفيرعاماً وأداء الشهادة مفسـداً ، بخلاف خروجه إلى مسجد آخر بانهدام المسجد أوتفرق أهله لعدم صلوات الخمس فيـه، وإخـراج ظـالـم كرهاً وخوفا على لفسه اوماله من المكابرين". (ردالمحتار: ۳/۴۳۸/۴۳۹، کتاب الصوم،بال الاعتکاف، تبین الحقائق ۲/ ۲۲۸تا۲۹ باب الاعتکاف، کتاب الصوم)

**روزہ فاسد ہونے سے اعتکاف کا حکم:**

(۳) مسئلہ: اعتکاف مسنون وواجب، دونوں کیلئے روزہ رکھنا شرط ہے اس لئے اگر کسی عذر کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو اعتکاف بھی باقی نہیں رہتا، البتہ اگر بلاصوم اعتکاف میں بیٹھا رہا تو نفلی اعتکاف شمار ہوگا۔ لـمـاقـال العلامة الـحـصـكـيؒ: "(وشـرط الـصـوم)لصحة (الاول) اتفاقاً (فقط) على الـمـذهـب". قال العلامة ابن عـابـدينؒ: "قلت ومقتضى ذالك أن الصوم شرطاً ايضاًفي الاعتكاف المسنون لإنه مقدربالعشر الأخيـر حتى لواعتكفه بلاصوم لمرض أوسفر، ينبغي أن لايصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل به اقـامة سـنة الكفاية". (ردالـمـحـتار: ۳/ ۴۳۱ ، کتاب الصوم،باب الاعتکاف) "لـمـا قـال برهان الدين الـمـرغينانيؒ: قال الاعتكاف مستحب والصحيح انه سنة مؤكدة لان النبى صلى الله عليه وسلم واظـب عـلـيـه فـي العشر الاواخر من رمضان والمواظبة دليل السنة وهو اللبث في المسجد مع الـصـوم .... والـصـوم من شرطه .... ثم الصوم شرط لصحة الواجب منه رواية واحدة (اى ليس فيه (اختلاف)". (الهداية: ۱/ ۲۰۹، کتاب الصوم،باب الاعتکاف)

**غسلِ جمعہ و غسلِ تبرید کیلئے مسجد سے باہر نکلنا شرعاً جائز نہیں:** (۴) مسئلہ: معتکف کا غسلِ فرض کے علاوہ مثلاً غسل جمعہ و غسلِ تبرید (جسم کو ٹھنڈک پہونچانے کیلئے نہانا) کیلئے مسجد سے نکلنا شرعاً درست نہیں اسلئے کے غسلِ جمعہ و غسلِ تبرید ضروریاتِ طبعیہ و ماموراتِ شرعیہ میں سے نہیں، ہاں اگر ضروریاتِ طبعیہ کے نکلنا ہو تو بعجلت (جلدی سے) غسلِ جمعہ و غسل تبرید برطابق سنت کرلے، اورزوائد کو ترک کردے "(وحـرم عـلـيـه )على المعتكف (الخروج الالحاجة الانسان طبعية كبول وغائط وغسل لواحتلم ولا يمكنه الانسان في المسجد كـذافـي الـنـهـر.(او) شـرعية كـعبـد واذان لـومـؤذنـا وبـاب الـمـنـارة خارج المسجد". (الـدرالمختار،رد المحتار: ۳/۴۳۵، کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،الفتاوی الهندية : ۱/ ۲۱۳، كتاب الصوم ، البا ب السابع في الاعتكاف )

معتکف جمعہ پڑھنے کے لئے کتنی دور تک جاسکتا ہے: (۵) مسئلہ: اگر محلے کی مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو تو معتکف کے لیے شرعاً جمعہ پڑھنے کے واسطے مصر (شہر) جانے کی اجازت ہے، اگر مصر (شہر) دور ہو تو قبل از زوال اپنی مسجد سے جمعہ پڑھنے کیلئے روانہ ہوسکتا ہے، تاہم ایسے وقت پر روانہ ہونا چاہیے کہ وہاں پہونچ کر اطمینان کیساتھ سنتیں اور فرض پڑھ سکے، فرض پڑھنے کے فوراً بعد اپنی مسجد کو واپس آجائے لیکن بقیہ سنتیں پڑھنے کے لئے اگر وہیں ٹھہر جائے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ "ویخرج للجمعة حین تزول الشمس ان کان معتکفه قریباً من الجامع بحیث لو انتظرزوال الشمس لا تفوته الخطبة والجمعة واذا کان بحیث تفوته لم ینتظر زوال الشمس لکنه یخرج فی وقت یمکنه ان یأتی الجامع فیصلی اربع رکعات قبل الاذان عند المنبر وبعد الجمعة یمکث بقدر مایصلی اربع رکعات اوستاً علی حسب اختلافهم فی سنة الجمعة کذا فی الکافی". (الفتاوی الهندیة: ۱/۲۱۲، کتاب صوم، الباب السابع فی الاعتکاف)

قال العلامة طاهر ابن احمد بن عبدالرشیدؒ: "وعن محمد انه ان کان منزله بعیداً من الجامع یخرج حین تری انه یبلغ الجامع عند النداء وان کان خروجه قبل الزوال هوا لصحیح".(خلاصة الفتاوی ۱/۲۶۷، کتاب صوم، الفصل السادس فی الاعتکاف)

کیا معتکف کے لئے نماز جنازہ پڑھنا درست ہے؟: (۶) مسئلہ: معتکف کا وجوبی اور مسنون اعتکاف سے نماز جنازہ کے لئے بلاضرورت نکلنا مفسد اعتکاف ہے، البتہ اگر ابتداء میں نماز جنازہ وغیرہ کیلئے نکلنے کی شرط رکھی جائے تو اس صورت میں نماز جنازہ کا پڑھنا یا پڑھانا مفسدِ اعتکاف نہیں لیکن بغیر شرط کے نماز جنازہ پڑھنے یا پڑھانے کیلئے نکلنا فسادِ اعتکاف کا ذریعہ ضرور ہے، تاہم نفلی اعتکاف میں توسع کی بناء پر بغیر استثناء کے نکلنا مفسدِ اعتکاف نہیں۔ لماقال العلامة عالم بن العلاءؒ: "ولا یخرج لا کله وشربه ولا لعیادة المریض ولا لصلوة الجنازة ...ولو شرط وقت النذر والالتزام أن یخرج الی عیادة المریض و صلوة الجنازة وحضور مجلس العلم یجوز له ذلک ... واما فی الاعتکاف النفل فلا بأس بأن یخرج بعذر او بغیر عذر".

(الفتاوی التاتارخانیة: ۲/۱۳۴، کتاب الصوم، الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف)

معتکف کی موت پر اعتکاف کی تکمیل کا حکم: مسئلہ (۷) اگر معتکف دورانِ اعتکاف انتقال کر جائے تو کسی اور کا اس کی جگہ اعتکاف میں بیٹھنا ضروری ہے۔ کیونکہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں پورے دس دن کا اعتکاف کرنا سنت ہے چند ایام اعتکاف کرنے سے سنت ادا نہیں ہوتی، موت واقع ہونے کی صورت میں معتکف نے اعتکاف پورا نہیں کیا کیوں کہ اس کا اعتکاف عشرہ تک نہ رہا، اگر اس کے علاوہ کوئی اور شخص اعتکاف پر نہ بیٹھا تو پوری بستی پر ذمہ داری باقی رہے گی۔ قال العلامة ابن عابدینؒ: قوله: "( ای سنة کفایة) نظیرها اقامة التروایح

بالجماعة، فاذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترک بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترک السنة المؤكدة اثما دون اثم ترک الواجب". (رد المحتار: ۳/ ۴۳۰، کتاب الصوم، باب الاعتكاف)

"قال العلامة محمد عبد اللهؒ: هو سنة مؤكدة كفاية اذا قام بها البعض سقط الاخرين. (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية ۱/ ۳۲۱، کتاب الصوم، باب الاعتكاف)

**دوران اعتکاف عورت کا حائضہ ہوجانا:** مسئلہ (۸) دوران اعتکاف عورت اگر حائضہ ہوجائے تو حیض آتے ہی اعتکاف فاسد (ختم) ہوجائیگا، حیض ختم ہوتے ہی طہر کی حالت میں عورت پر ایک دن کے اعتکاف کی قضاء روزہ کیساتھ ضروری ہے۔ "اذا فسد الاعتكاف الواجب وجب قضائه فان كان اعتكاف شهر بعينه اذا افطر يوماً يقضي ذلک اليوم وان كان اعتكاف شهر بغير عينه يلزمه الاستقبال سواء افسده بصنعه من غير عذر كالخروج والجماع والاكل في النهار أو بعذر كما اذا مرض فاحتاج الى الخروج أو بغير صنعه كالحيض والجنون والاغماء الطويل." (الفتاوىٰ الهندية/ ۱: ۲۱۳، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراته، بدائع الصنائع: ۳/ ۳۴، کتاب الصوم، فصل في حكمه إذا فسد، ردالمحتار ۳/ ۴۳۷، کتاب الصوم، باب الأعتكاف)

**دوران اعتکاف اخبار ورسائل پڑھنا:** مسئلہ (۹) دوران اعتکاف اخبار ورسائل پڑھنا اور اسی طرح خبریں سننے کی غرض سے ریڈیو اپنے پاس رکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اخبارات میں اکثر عریاں تصویریں ہوتی ہیں اور ویسے بھی مسجد کے اندر تصاویر اور آلات لہو ولعب لے جانا شرعاً جائز نہیں، اخبار پڑھنے اور خبریں سننے میں ضیاع وقت لازم آتا ہے، اسلئے کسی معتکف کیلئے ریڈیو سے خبریں سننا اور اخبارات دیکھنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ معتکف شخص کو دوران اعتکاف ان امور میں مشغول ہونا چاہیے جو رضائے الٰہی کا سبب بنے مثلاً قرآن کریم کی تلاوت احادیث مبارکہ اور اپنی دینی کتابوں کا مطالعہ کثرت نوافل اور ذکر الٰہی۔ لما قال العلامة الحصكفي رحمه الله: "(و تكلم الا بخير) وهو مالا اثم فيه، ومنه المباح عند الحاجة اليه لاعند عدمها ...(كقرأة قرآن وحديث وعلم وتدريس في سير الرسول عليه الصلاة والسلام وقصص الانبياء عليهم السلام وحكايات الصالحين وكتابة امور الدين". (الدر المختار)(رد المحتار: ۲/ ۴۴۱/ ۴۴۲، کتاب الصوم، باب الاعتكاف)

"و يلازم التلاوة والحديث والعلم وتدريسه وسير النبي صلى الله عليه وسلم والانبياء عليهم السلام واخبار الصالحين وكتابة امور الدين كذافي فتح القدير...." (الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ومثله البحر الرائق: ۲/ ۵۳۲،

کتاب الصوم، باب الاعتکاف، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۱۴/۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف مکروهات الاعتکاف وآدابه)

"ولایتکلم الابخیر"(مجمع البحرین وملتقی النیرین فی الفقه الحنفی: ص ۲۱۶، فصل فی الاعتکاف، مجمع الانهر فی شرح ملتقی الابحر: ۳۸۰/۱: کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

<u>عورتوں کا اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا:</u> مسئلہ(۱۰) عورتوں کا اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا احناف کے ہاں جائز ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں، عورتیں گھر کے کسی بھی کونے میں پردہ لگا کر اعتکاف کر سکتی ہیں دوسرے یہ کہ عورتوں کا نماز کے لئے گھر کے اندر کوئی خاص جگہ مقرر کرنا ضروری نہیں، جہاں بھی ممکن ہو نماز بلا کراہت ادا کی جا سکتی ہے، تاہم جہاں تک ہو سکے پردہ میں نماز ادا کی جائے تو بہتر ہے۔"والمرأة تعتکف فی مسجد بیتها ویشترط فی حقهاما یشترط فی حق الرجل فی المسجد". قال: "(والمرأة تعتکف فی مسجد بیتها) و هو الموضع الذی اعدته للصلوة". (ویشترط فی حقها مایشترط فی حق الرجل فی المسجد)لأن الرجل لما کان اعتکافه فی موضع صلاته وکانت صلاتها فی بیتها أفضل کان اعتکافها افضل، قال صلی الله علیه وسلم "صلاة المرأة فی مخدعها افضل من صلاتها فی مسجد بیتها، وصلاتها فی مسجد بیتها افضل من صلاتها فی صحن دارها، وصلاتها فی صحن دارها أفضل من صلاتها فی مسجد حیها، وبیوتهن خیرلهن لو کن یعلمن". (الاختیار لتعلیل المختار: ۱۷۷/۱ ۱۷۸، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

"وتعتکف المرأة فی مصلی بیتها والخروج ساعة لغیرضرورة مفسد".(مجمع البحرین وملتقی النیرین: ۲۱۵، کتاب الصوم، فصل فی الاعتکاف) ولما قال العلامة الحصکفیؒ: (او لبث (امرأة فی مسجد بیتها)...و لا تخرج من بیتها اذا اعتکفت فیه.(الدر المختار)

قال ابن عابدینؒ: قوله (فی مسجد بیتها) و هو المعد لصلاتها الذی یندب لها، و لکل أحد اتخاذه کمافی البزازیة. (رد المحتار: ۴۲۹/۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

<u>معتکف کا ضرورتاً مسجد سے باہر نکلنا اور چلتے چلتے کسی سے بات کرنا:</u> (۱۲) مسئلہ: اگر کوئی معتکف دوران اعتکاف کسی ضرورت کے تحت مسجد سے نکل کر چند باتیں کر لیں تو کوئی حرج نہیں، ہاں البتہ اگر بلاضرورت محض باتوں کے لئے ٹھہر جائے تو اس صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا بہتر یہ ہے کہ بلاضرورت باتوں سے اجتناب کیا جائے۔

قال ابن نجیمؒ: "و اما التکلم بغیر خیر فانه یکره لغیر المعتکف فما ظنک للمعتکف اهـ. وظاهره ان المراد بالخیر هنا ما لا اثم فیه فیمشل المباح وبغیره الخیر مافیه اثم، والأولیٰ تفسیره لما فیه

ثواب یعنی انه یکره للمعتکف ان یتکلم بالمباح بخلاف غیره ولهذا قالو .الکلام المباح فی المسجد مکروه یأ کل الحسنات کما تأ کل النار الحطب".

(البحر الرائق: ۲/ ۵۳۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف،دار الکتب العلمیة،بیروت)

"قال طاهر بن احمد ابن عبد الرشیدؒ: واذاخرج لبول او غائط لایمکث فی منزله بعد الفراغ من الطهور". (خلاصة الفتاوی ۱/ ۲۶۷ ، باب الإعتکاف ، جنس آخر،کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۱۴، کتاب الصوم، باب الإعتکاف، مکروهات الإعتکاف وآدابه )

بیڑی،سگریٹ پینے کیلئے مسجد سے نکلنا: (۱۳) مسئلہ: اگر ایسا شخص معتکف ہو جسے بیڑی، سگریٹ، یا حقہ پینے کی عادت ہو تو محض اسی غرض سے مسجد کے باہر جانا جائز نہیں، کیونکہ بیڑی سگریٹ اور حقہ نوشی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو معتکف کے حوائج طبعی میں شمار ہو سکے اور یہ چیزیں معتکف کیلئے زیبا نہیں ۔البتہ اگر حقہ، بیڑی، یا سگریٹ پیے بغیر گزارہ انتہائی دشوار ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ (قضائے حاجت) پیشاب پاخانہ کیلئے جائے تو اس کام سے بھی فارغ ہو جائے پھر مسواک سے منہ کو خوب صاف کرلے۔ لما قال العلامة الحصکفیؒ: "(الخروج الا لحاجة الانسان ) طبعیة کبول و غائط وغسل لو احتلم ولا یمکنه الاغتسا ل فی المسجد کذا فی النهرأوشر عیة کعبد وأذان لو مؤ ذنا وباب المنا رة خارج المسجد ...(فلو خرج) ولو نا سیا(ساعة) زما نیة لا رملیة کما مر( بلاعذرفسد)". (الدر المختار)(رد المحتار: ۳/ ۴۳۵/ ۴۳۷،کتاب الصوم، باب الاعتکاف) لماالعلامة حسن بن عماربن علی الشر نبلا لیؒ. (ولا یخرج منه) من معتکفه فیشمل المرأة المعتکفة بمسجد بیتها...(الالحا جة شر عیة) کالجمعة... أو حاجة طبعیة ،کالبول و الغائط وازالة نجا سة ...(فان خرج ساعة بلا عذر فسدالواجب)

(حا شیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۷۰۲ ،کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

قال العلامة الکاسانیؒ .فان خرج من المسجد لغیر عذر .فسد إعتکافه فی قو ل أبی حنیفة وان کان ساعة. (بدائع الصنائع ۳/ ۲۹ کتاب الاعتکاف فصل فی رکن الاعتکاف، مجمع البحرین وملتقی النیرین فی الفقه الحنفی: ۲۱۲ ،فصل فی الاعتکاف،مجمع الانهر فی شرح ملتقی الابحر: ۸۷۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

اخراج ریح کیلئے مسجد سے باہر نکلنا: معتکف کا اخراج ریح (ہوا خارج کرنا) کے لئے مسجد باہر نکلنا شرعاً درست ہے، اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ واذا فسا فی المسجد لم یر بعضهم به باسا ، وقال بعضهم : اذا احتاج الیه یخرج منه وهو الاصح (الفتاوی الهندیة: ۵/ ۳۲۱، الفصل الخامس )